حوالہ نمبر: 6924/39	فتویٰ نمبر: 63740/57	سائل: سعد بنگش، انڈیا	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	
کتاب: زکوۃ کے مسائل کا بیان	باب: ان چیزوں کا بیان جن میں زکوۃ لازم ہوتی ہے اور جن میں نہیں ہوتی		تاریخ: 2-08-2018

تجارت کی نیت سے خریدے ہوئے پلاٹ میں زکوۃ کا حکم

پلاٹ بسا اوقات تجارت کی غرض سے خریدا جاتا ہے اور بسا اوقات مال کی حفاظت اور ضرورت پر خرچ کرنے کی نیت سے۔ تو کیا ان دونوں صورتوں میں اس پر زکوۃ واجب ہوگی؟

الجواب باسم ملہم الصواب

واضح رہے کہ پلاٹ اور اس جیسی دیگر اشیاء پر زکوۃ صرف اس وقت واجب ہوتی ہے جب انہیں خالص تجارت (آگے بیچنے) کی غرض سے خریدا جائے، یعنی اپنی ملکیت میں لاتے وقت تجارت کی نیت کی ہو اور بعد میں بھی یہ نیت برقرار رہے۔

اس اصول کے پیشِ نظر تجارت (آگے بیچنے) کی نیت سے خریدے ہوئے پلاٹ میں تو زکوۃ واجب ہے۔ البتہ جو پلاٹ مال کی حفاظت اور ضرورت پر خرچ کرنے کی نیت سے خریدا جائے اس میں اگر خریداری کے وقت صرف آگے بیچنے کی حتمی نیت نہ ہو، بلکہ محض لے ڈالنے کے لیے خریدا اور دل میں یہ خیال بھی تھا کہ اگر کچھ نفع بخش ہوا تو اسے فروخت کر دیں گے تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ لیکن چونکہ بسا اوقات ان دونوں نیتوں میں امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے، اس لیے احتیاطاً ایسے پلاٹ کی زکوۃ بھی ادا کیا کریں تو بہتر ہے۔ (کذا فی فتاویٰ عثمانی: 2/41)

الدر المختار (2/273):

وشرط مقارنتها لعقد التجارة، وهو كسب المال بالمال بعقد شراء أو إجارة أو استقراض، ولو نوى التجارة بعد العقد أو اشترى شيئا للقنية ناويا أنه إن وجد ربحا باعه لا زكاة عليه.

حوالہ نمبر: 6924/39	فتویٰ نمبر: 63741/57	سائل: سعد بنگش، انڈیا	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	
کتاب: زکوۃ کے مسائل کا بیان	باب: ان چیزوں کا بیان جن میں زکوۃ لازم ہوتی ہے اور جن میں نہیں ہوتی		تاریخ: 2-08-2018

پلاٹ پر قبضہ کرنے سے پہلے زکوۃ کا حکم

(1)--- پلاٹ کی خریداری کی مختلف شکلیں مارکیٹ میں رائج ہیں، ان میں سے ایک مکمل قیمت ادا

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن ALMUFTI ONLINE
Scanned by CamScanner

کر کے خریدنے کی صورت ہے۔ اس معاملہ میں بھی ڈیولپر قبضہ سپرد کرنے میں کچھ وقت لیتے ہیں تو کیا قبضہ سے قبل اس پلاٹ پر زکوۃ واجب ہوگی؟ پلاٹ پر واجب ہوگی یا ادا کی گئی قیمت پر؟ یاد رہے کہ قبضہ مشتری کو نہیں ملا ہے۔

(2)۔۔۔ دوسری شکل قسطوں پر پلاٹ خریدنے کی ہے، اس میں مشتری پلاٹ پسند کرتا ہے اور قیمت متعین ہوتی ہے، کچھ ڈاؤن پیمنٹ دیدی جاتی ہے اور متعین سالوں کی قسطیں طے ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے معاملے میں جب تک ایک خاص مقدار میں رقم بائع کو نہ مل جائے، بائع مشتری کو قبضہ سپرد نہیں کرتا تو اب اس پلاٹ پر زکوۃ کیسے ہوگی؟ ادا کی گئی قیمت پر یا پلاٹ پر جس کا قبضہ اب تک نہیں ملا ہے۔

نیز قسطوں پر خرید و فروخت اور قرضوں میں قسطیں زکوۃ سے کیسے منہا کی جائے گی؟ مکمل باقی ماندہ رقم یا صرف ایک سال یا ایک ماہ کی قسطیں؟

الجواب باسم ملہم الصواب

(1)۔۔۔ ایسا پلاٹ اگر آگے بیچنے کی نیت سے خریدا جائے تو اس پر زکوۃ واجب ہے، اگرچہ مشتری کو قبضہ نہ ملا ہو، یعنی مشتری جیسے ہی پلاٹ خریدے گا اسی وقت سے اس پر زکوۃ کے احکام لاگو ہونا شروع ہو جائیں گے۔ البتہ زکوۃ کی ادائیگی قبضہ کے بعد بھی کر سکتے ہیں کہ جب قبضہ ملے تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ ادا کر دیں۔ ہر سال کی زکوۃ ادا کرتے وقت اس سال پلاٹ کی بازاری قیمت کا اعتبار ہوگا۔

(2)۔۔۔ اس کا حکم بھی نمبر (1) کی طرح ہے۔ البتہ ہر سال کی زکوۃ ادا کرتے وقت باقی ماندہ تمام اقساط کو منہا کیا جائے گا۔

البحر الرائق (225/2):

و قدمنا أن المبيع قبل القبض لا تجب زكاته على المشتري. و ذكر في المحيط في بيان أقسام الدين أن المبيع قبل القبض قيل لا يكون نصابا لأن الملك فيه ناقص بافتقاد اليد، و الصحيح أنه يكون نصابا لأنه عوض عن مال كانت يده ثابتة عليه و قد أمكنه احتواء اليد على العوض فتعتبر يده باقية على النصاب باعتبار التمكن شرعاً، اه. فعلى هذا قولهم "لا تجب الزكاة" معناه قبل قبضه، و أما بعد قبضه فتجب زكاته فيما مضى كالدين القوي.

الفتاوى الهندية (172/1):

و منها الملك التام و هو ما اجتمع فيه الملك و اليد و أما إذا وجد الملك دون اليد كالصداق قبل

Scanned by CamScanner

القبض أو وجد اليد دون الملك كملك المكاتب والمديون لا تجب فيه الزكاة كذا في السراج الوهاج وأما المبيع قبل القبض فقيل لا يكون نصابا والصحيح أنه يكون نصابا كذا في محيط السرخسي.

حوالہ نمبر: 39/6924	فتوی نمبر: 63742/57	سائل: سعد بنگش، انڈیا	مجیب: عبد اللہ ولی
مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	
کتاب: زکوۃ کے مسائل کا بیان	باب: ان چیزوں کا بیان جن میں زکوۃ لازم ہوتی ہے اور جن میں نہیں ہوتی		تاریخ: 2-08-2018

پلاٹ کی خرید و فروخت کن صورتوں میں استصناع اور کن صورتوں میں عام بیع ہوگی؟

پلاٹ کی خرید و فرخت کن صورتوں میں استصناع اور کن صورتوں میں بیع شمار ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً باسم ملہم الصواب

صرف پلاٹ کی خرید و فروخت استصناع نہیں ہے؛ کیونکہ استصناع کے لیے ضروری ہے کہ مبیع ایسی چیز ہو جس میں صنعت (بنانے کا عمل) پایا جاتا ہو۔ البتہ اگر بائع سے پلاٹ پر مکان یا کوئی اور تعمیر بنوا کر خرید ا جائے تو وہ بیع استصناع شمار ہوگی۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

عبد اللہ ولی غفر اللہ لہ

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

19/ذیقعدہ/1439ھ

الجواب صحیح
[illegible]
19/11/1439ھ

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
19/11/1439ھ

دار الافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان
رمضان ۱۳۸۳
فتوی نمبر:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

ALMUFTI ONLINE
المفتی آن لائن